ملتزم رفقاء تنظیم

کے لئے یاددہانی

☆

شائع کردہ

شعبہ دعوت وتربیت

تنظیمِ اسلامی

مرکزی دفتر: 67-A علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

فون: 36366638, 36293939 فیکس 36271241

www.tanzeem.org

دنیا میں جتنے انقلاب آئے کسی نظریہ کی بنیاد پر آئے۔ مثلاً بادشاہت کو ختم کر کے جمہوریت اختیار کی گئی اور عوام کی حکومت کا نظریہ لوگوں کے ذہنوں میں بسایا گیا اور پھر عوام اس کیلئے جانیں قربان کرنے پر آمادہ ہوئے۔ کیمونزم کا نظریہ جسے علامہ اقبال بھی ''نبی نیست ولکن دربغل کتاب'' قرار دیتے ہیں وہ نظریہ تھا جس کیلئے ذہن سازی کی گئی اور پھر عوام کو کیپٹلزم سے ٹکرا دیا گیا اور لوگوں نے نظریہ کی حقانیت پر جانیں قربان کیں۔ سب سے پہلی قربانی خود اس نظریہ کے موجد نے اپنے بیٹے کی دی جس کے علاج کیلئے اس کی بیوی سے دی ہوئی رقم اس نے نظریہ کی اشاعت پر لگا دی اور بیٹا مر گیا۔ یہ نظریہ پر یقین ہی ہوتا ہے جو انسان کے اندر تبدیلی پیدا کرتا ہے اور پھر اس کا ظہور اس کے اخلاق ومعاملات میں ہوتا ہے۔ اسلامی انقلاب کا نظریہ وہ الھدیٰ ہے جو خالق کائنات نے عطا کیا جو انسانوں کا خالق اور ولی اور الرحمٰن والرحیم اور ان پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔ اس کتاب کی تعلیم کو مستحضر رکھنے کیلئے لازم ہے کہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے اور اس کی قدر ماننے والوں کے دلوں میں پیدا کی جائے جو تبدیلی کا ذریعہ بنتا ہے۔

مجاہدانہ تربیت کے لوازم

(i) انقلابی نظریہ کا استحضار بذریعہ قرآن مجید

(ii) قربِ الٰہی

☆ قربِ الٰہی کے حصول کے طریقۂ کار کے لئے مؤثر ترین ذریعہ قرآن وسنت ہیں۔

☆ شریعت، طریقت اور سلوک کا اصل الاصول حصولِ قربِ الٰہی ہے۔

☆ تصوف کا اصل موضوع بھی حصول قربِ الٰہی ہے۔

چوں بجاں در رفت جان دیگر شود — جاں چوں دیگر شد جہاں دیگر شود
اے چوں شبنم بر زمیں افتندہ ای — دربغل داری کتاب زندہ ای
تیرے وجود میں پیدا ہو انقلاب اگر — تو ممکن ہے کہ چار سو بدل جائے

تَبۡصِرَةً وَّ ذِکۡرٰی لِکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ O

یہ بصیرت اور یاد دہانی ہے اس کے لئے جو اس کی طرف رجوع کرے۔

1- یہ نظریہ جب حال بن جائے تو اس کے مطابق کردار میں تبدیلی اور اقدار کا تعین۔ قرآن مجید جو نظریہ انقلاب دیتا ہے وہ توحید ہے اور وہ اجتماعی اور انفرادی زندگی کی بنیاد ہے۔

☆ ایک اللہ- جو خالق ومالک وحاجت روا اور مشکل کشا ہے

☆ مساوات انسانی- کلکم بنو آدم وآدم من تراب

لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی

☆ ملکیت اسبابِ دنیا کی نفی اور حق تصرف کا تصوران حدود میں رہ کر جو مالک نے معین کی ہوں۔

☆ حاکمیت کی نفی اور حق خلافت۔ مالک کی حدود کی تنفیذ اور مباح میں مشاورت سے قانون سازی کی اجازت

☆ مخالفت ومجاہدہ بذریعہ قرآن وبذریعہ عبادت، عبادات اور پیروی رسول ﷺ

☆ صبر واستقامت، شریعت پر عمل

نظریہ کی تازگی کیلئے ھم رھبان باللیل کا نقشہ اس کی پہلی بنیاد کی اینٹ ہے۔

☆ اسلام میں مراسم عبودیت کا اصل مقصود ومطلوب قربِ الٰہی کا حصول ہے۔

(i) نماز معراج المومنین ہے اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے (واسجدو اقترب– العلق)

(ii) زکوٰۃ مال کی محبت میں کمی اور تزکیہ نفس کا ذریعہ بنتی ہے اور بندے کو اللہ سے قریب کرتی ہے۔ (وتزکیھم بھا – التوبہ:۱۰۳)

(iii) روزہ حصول تقویٰ اور روح کی بالیدگی کا ذریعہ ہے اور بندہ ربّ سے قریب ہوتا ہے (فانی قریب– البقرہ :۱۸۶)

(iv) حج دیگر ارکان اسلام کا جامع ہے اور بندے کو رضائے الٰہی کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار کرتا ہے۔

(v) قربانی بھی قربِ الٰہی کے حصول کے لئے نذرانہ ہے (اذقربا قربانا- المائدہ:۲۷)

واقف ہو اگر لذت بیداری شب سے اونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاک پُر اسرار
خدا کے کام دیکھو کیا بعد ہے اور کیا پہلے نظر آتا ہے مجھے بدر سے غار حرا پہلے

2- ایمان کی کیفیت یوں بن جائے کہ تصدیق بما جاء بہ النبی ہی اصل ہے اور محبت واطاعت رسول زندگی کا اصول بن جائے۔ بدقسمتی سے مغرب کی نقل کو عزت وشرف کا معیار بنالیا ہے اور ادب واحترام سے عاری مادہ پرستانہ وملحدانہ اقدار قبول کر لی ہیں اور اپنے اسلام کا ورثہ امانت ودیانت اور شرم وحیاء پر مبنی معاشرت کو بھلا دیا ہے۔ بقول اکبرالہ آبادی

میں نے دیکھا کہ فیشن میں الجھ کر اکثر تم نے اسلاف کی عزت کے کفن بیچ دیئے
نئی تہذیب کی بے روح بہاروں کے عوض اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیئے

اصل مطلوب یہ ہے:

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس
جو کرنی ہے جہانگیری محمدؐ کی غلامی کر عرب کا تاج سر پر رکھ خداوند عجم ہو جا

اگر ہماری عبادات میں چاشنی نہیں ہے یادِ الٰہی کی اور ہمارے کردار میں تقویٰ کا ظہور نہیں ہے عبدیت، صداقت، امانت، عہد کی پاسداری، صبر وشکر، حیاء وصلہ رحمی اور توکل علی اللہ نہیں تو صاف سمجھ لیں ایمان نہیں ہے کیونکہ ایمان ویقین کے مطابق ہی انسان کا کردار واخلاق ہوتا ہے۔ اور پھر طرز زندگی میں اختیاری فقر اور رہن سہن میں سادگی ہو جیسے آپؐ نے فرمایا الا تسمعون الا تسمعون ان البزاذۃ من الایمان ان البزاذۃ من الایمان کیا سنتے نہیں ہو کیا سنتے نہیں ہو لباس میں سادگی ایمان کی علامت ہے۔

3- رائج نظام سے وفاداری کا رشتہ رکھنے والے چاہے وہ باپ ہے بیٹا ہے بھائی ہے، انقلابی کا اس سے تعلق اور ولایت خلاف ایمان ہے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ۔ محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کا پہلا وصف ہے اس کی ہدایت اور دین الحق کے غلبہ کیلئے اس دنیا کے مال واسباب ورشتہ داریوں پر اللہ اور اس کے رسولؐ اور اللہ کی راہ میں جہاد کی ترجیح۔ اگر پیدائش ونکاح وفوتیدگی کی رسومات میں اپنے پھر بھی اپنے ہیں کا نظریہ جاری رہا اور تنظیمی بھائیوں سے تعلق نہ جوڑا تو تبدیلی کیا آئی۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (التوبہ:۲۴)

یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ وپیوند بتان وہم وگماں لا الہ الا اللہ
ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اور اگر دینی وتنظیمی بھائیوں سے دلی تعلق ولایت نہیں تو پھر کبھی جماعت وجود میں نہیں آسکتی اور اس کی خاطر قربانی نہیں دی جاسکتی۔ جب تک اذلۃ علی المومنین واعزۃ علی الکفرین اور وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی (موطا امام مالک) نہ ہو تو پھر بابا سب کہانیاں ہیں۔

حصولِ محبت الٰہی کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے

عَنْ اَبِیْ دَرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ (عَلَیْہِ السَّلَامِ) یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)) رواہ الترمذی

’’حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے’’ یا اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جو آپ سے محبت کرتا ہے اس کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں جس سے مجھے آپ کی محبت نصیب ہو۔ یا اللہ! مجھے اپنی محبت میری جان، میرے مال، میرے اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔‘‘ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی محبت کرنا اہل ایمان پر فرض ہے جو باقی تمام محبتوں پر غالب ہو۔

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ﴾ (البقرۃ:۱۶۵)

’’اور جولوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑھ کر محبت کرتے ہیں۔‘‘

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَبِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُـہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّـہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ)) رواہ مسلم

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی ٹھیک ٹھیک حلاوت محسوس کرے گا (1) اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبت کرنا (2) کسی دوسرے آدمی سے صرف اللہ کے لئے محبت کرنا (3) جس کفر سے اللہ تعالیٰ نے اسے بچایا ہے اس میں واپس پلٹنا اسے اتنا ہی برا لگے جتنا آگ میں جانا برا لگتا ہے۔‘‘ اسے مسلم نے روایت کیا۔

شوق شہادت میں جہاد فی سبیل اللہ کیلئے مال وجان کی قربانی اور دنیا میں کم از کم پر اکتفا جیسے سعودی عرب کا ویزا لے کر جانے والا کرتا ہے اور وہاں پاؤں نہیں پسارتا اس یقین کی بنیاد پر کہ یہ

میرا وطن نہیں ہے اور مجھے واپس جانا ہے۔

ہر قسم کی ملامت ومخالفت سے بے پروائی

☆ ناصحانہ ملامت۔ پاگل ہوگئے ہو۔ انتہا پسندی خوبی نہیں ہے۔ تم مٹھی بھر لوگ کیا کرلوگے۔ دنیا بھی برباد کرلوگے اور آخرت بھی ہاتھ نہیں آئے گی۔ ہم بھی تو تجربہ رکھتے ہیں اور سب کچھ سمجھتے، ہیں تم ابھی نادان ہو۔

☆ دشمنی اور ہٹ دھرمی کی بنیاد پر۔ اپنے مفادات پر زد پڑنے کا خوف اور مخالفانہ قوت پیدا ہونے کا ڈر

☆ تربیت کا اہم پہلو۔ تربیت میدان زندگی میں کہیں گوشے میں بیٹھ کر نہیں۔ فوراً کشاکش کی ابتدا

حق گوئی پر مار پڑنا۔ قوت ارادی کا امتحان

اپنے گھر، ماحول میں رہ کر تواصوا بالحق اور تواصوا بالصبر کا پیکر۔ زمانے کے چلن کو چھوڑ کر سنت رسولؐ کی پیروی، شریعت پر عمل، حرام سے کلی اجتناب، پردہ کی پابندی، یہی اب آزمائش کا ذریعہ بنیں گی اور آزمائش ہی انسان کو کندن بناتی ہے۔ اپنا تشخص پیدا ہونا چاہئے اور کردار کی دھاک بیٹھنی چاہئے۔ اور اس کے ذرائع (i) اصحابِ یقین کی صحبت (ii) شریعت پر عمل (iii) سیرت النبیؐ اور سیرت الصحابہؓ اور نیک لوگوں کی سیرت کا مطالعہ

لیکن اگر اب بھی ٹی وی مجبوری ہے، شادی بیاہ میں رائج رسومات میں شامل ہوکر ساتھ نہ دیا تو رشتہ داری ختم ہوجائے گی، بچوں کی شادی کیسے ہوگی۔ اگر یہی غم لگے رہے تو پھر جماعت میں شامل ہونے سے تو جنت نہیں ملے گی۔

وَکُلُّھُمْ اٰتِیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَرْدًا (۹۵) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا (۹۶) (مریم)

ہر کسی کو اپنے رب کے سامنے فرداً فرداً پیش ہونا ہوگا اور جو ایمان لاکر نیک اعمال کریں گے ان کے لئے رحمٰن کی محبت لازم ہوجائے گی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْـہٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ)) رواہ مسلم

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ میرے ساتھ اپنے اہل، مال اور سارے لوگوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔‘‘ اسے مسلم نے

روایت کیا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ قَدَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ یُّحِبَّکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ فَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَکُمْ)) رواہ الطبرانی

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قدامؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو، جب بات کرو تو سچ بولو، اور جو شخص تمہارے پڑوس میں ہو اس سے نیک سلوک کرو۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ سے محبت کرنے والا قیامت کے روز جنت میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوگا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! مَتٰی السَّاعَةُ؟ قَالَ ((وَمَا اَعْدَدْتَّ لَھَا؟)) قَالَ: حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ، قَالَ ((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ اَنَسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحًا اَشَدُّ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟“ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا ”تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے؟“ آدمی نے عرض کیا ”اللہ اور اس کے رسول کی محبت!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تو یقیناً اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تو نے محبت کی۔“ حضرت انسؓ کہتے ہیں ”اسلام لانے کے بعد ہمیں جتنی خوشی اس بات سے ہوئی اتنی خوشی کسی بات سے نہیں ہوئی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا یَلْحَقْ بِھِمْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ)) رواہ مسلم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایسے (نیک) لوگوں سے محبت کرتا ہے جن کے نیک اعمال کو وہ نہیں پہنچا۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”(قیامت کے دن) آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

رسول اکرم ﷺ سے محبت کرنے والا جنت میں بلند درجات سے نوازا جائے گا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! اِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ وَلَدِیْ وَاِنِّیْ لَاَکُوْنَ فِی الْبَیْتِ فَاَذْکُرُكَ فَمَا اَصْبِرَ حَتّٰی اٰتِیْ فَاَنْظُرُ اِلَیْكَ وَاِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِیْ وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ اَنَّكَ اِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنِّیْ اِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ خَشِیْتُ اَنْ لَا اَرَاكَ، فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰی نَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَام بِھٰذَا الْاٰیَةِ ﴿ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ(النساء:٦٩)﴾)) رواہ الطبرانی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں اپنے بیٹے سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں جب گھر میں ہوتا ہوں اور آپ کی یاد آتی ہے تو اس وقت تک صبر نہیں آتا جب تک حاضر ہو کر آپ ﷺ کا دیدار نہ کرلوں، لیکن جب مجھے اپنی اور آپ کی موت یاد آتی ہے تو جانتا ہوں کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد آپ انبیاء کے ساتھ بلند مقام پر ہوں گے اور میں اگر جنت میں چلا بھی گیا تو (کم درجہ کی وجہ سے) ڈرتا ہوں کہ آپ ﷺ کا دیدار حاصل نہ کر سکوں۔“ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابی کی اس بات کا اس وقت تک کوئی جواب نہ دیا جب تک حضرت جبرائیلؑ درج ذیل آیت لے کر نہ آ گئے ﴿وَمَنْ یُّطِعِ ....﴾ ”اور جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی وہ (جنت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے انبیاء سے، صدیقین سے، شہداء سے صلحاء سے۔ (سورۃ النساء)“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

ہاں اس جہاں میں اگر نتائج مطلوب ہیں تو ملت کا فرد بننا ہوگا کیونکہ

فرد قائم ربط ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں — موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں

اور انقلاب ہمیشہ قوت سے آتا ہے اور جان و مال کی قربانی سے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ O (سورۃ الصّف آخری رکوع)

ماحول میں دوصورتیں:

(i) **دین غالب ہو:** ارکان اسلام کے ساتھ دیگر نوافل کے ذریعے قرب الٰہی

(ii) **دین مغلوب ہو:** دعوت دین اور اقامت دین کی جدوجہد کو نفلی عبادات پر فوقیت

دعوت واقامت دین کی جدوجہد:

☆ انفرادی ہدف: مخالفت نفس کی ریاضت تاکہ تجلیہ روح ہوجائے

☆ اجتماعی ہدف: نظام عدل اجتماعی کا قیام تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ قرب الٰہی حاصل کرسکیں

خودغرضی: ذاتی روحانی ترقی کی کوشش کرنا جبکہ عظیم اکثریت ظلم کا شکار ہو

موجودہ صورتحال: اجتماعی نظام کی شدید گرفت سے آزاد رہنا ممکن نہیں۔ بقول شاہ ولی اللہ نظام عدل اجتماعی کی غیر موجودگی میں غیر منصفانہ تقسیم دولت کی وجہ سے عظیم اکثریت کی روحانی ترقی کا وال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نتیجتاً فرد کی روحانی ترقی ممکن نہیں۔

خلاصۂ کلام: قرب الٰہی کا اولین ذریعہ تقرب بالفرائض ہے جبکہ تقرب بالنوافل اعلیٰ ترین منزل ہے جس بندہ درجۂ احسان کو پہنچ جاتا ہے۔ احسان ایمان میں گہرائی پیدا ہوجانے کا نام ہے جس کے حصول کا اولین ذریعہ آیات الٰہی میں غوروفکر ہے۔ موجودہ دور میں دین کی مغلوبیت کی وجہ سے تقرب بالفرائض کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے نیز احسان کی منزل کے حصول کے لئے دعوت و اقامت دین کی جدوجہد فرض عین کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆—☆—☆

مرکزی **انجمن خُدّامُ القرآن** لاہور

کے قیام کا مقصد

منبعِ ایمان ......اور...... سرچشمۂ یقین

قرآنِ حکیم

کے **علم وحکمت** کی

وسیع پیمانے......اور......اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر واشاعت ہے

تاکہ امتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہوجائے

اور اس طرح

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ - اور - غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہوسکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

تنظیمِ اسلامی کا پیغام — نظامِ خلافت کا قیام

تنظیمِ اسلامی

مروجہ مفہوم کے اعتبار سے

نہ کوئی سیاسی جماعت نہ مذہبی فرقہ

بلکہ ایک اصولی

اسلامی انقلابی جماعت

ہے جو اولاً پاکستان اور بالآخر ساری دنیا میں

دینِ حق

یعنی اسلام کو غالب یا بالفاظ دیگر

نظامِ خلافت

کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہے!

امیر: **حافظ عاکف سعید**